

رشته داری جو باندھتے ہیں



مثبت خصوصیات کو اپنانا ذہنی
سکون کا باعث بنتا ہے

رشته داری جو باندھتے ہیں

شیخ پوڈ کتب

شیخ پوڈ کتب، 2023 کے ذریعہ شائع کیا گیا۔

اگرچہ اس کتاب کی تیاری میں تمام احتیاط بر تی گئی ہے، ناشر غلطیوں یا کوتاہی یا یہاں موجود معلومات کے استعمال کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات کے لیے کوئی ذمہ داری قبول نہیں کرتا ہے۔

رشته داری جو باندھتے ہیں

پہلی اشاعت 5 مئی 2023۔

کاپی رائٹ © 2023 شیخ پوڈ کتب۔

شیخ پوڈ کتب کے ذریعہ تحریر کردہ۔

فہرست کا خانہ

فہرست کا خانہ

اعترافات

تعارف

رشته داری جو باندھتے ہیں

ر شته دار

مسلمان

ضرورت مند

پڑھو سی

نتیجہ

اچہر کردار پر 400 سے زیادہ مفت ای بکس

دیگر شیخ پوڈ میڈیا

اعترافات

تمام تعریفین اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جو تمام جہانوں کا رب ہے، جس نے ہمیں اس جذ کو مکمل کرنے کی تحریک، موقع اور طاقت بخشی۔ درود و سلام ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کا راستہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی نجات کے لیے چنا ہے۔

ہم شیخ پوڈ کے پورے خاندان، خاص طور پر اپنے چھوٹے ستارے یوسف کے لیے اپنی تہہ دل سے تعریف کرنا چاہیں گے، جن کی مسلسل حمایت اور مشورے نے شیخ پوڈ کتب کی ترقی کو مناثر کیا ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر اپنا کرم مکمل فرمائے اور اس کتاب کے ہر حرف کو اپنی بارگاہ عالی میں قبول فرمائے اور اسے روز آخرت میں ہماری طرف سے گواہی دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

تمام تعریفین اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور ہے شمار درود و سلام ہو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، آپ کی آل اور صحابہ کرام پر، اللہ ان سب سے راضی ہو۔

مرتب کرنے والے کے نوٹس

ہم نے اس جلد میں انصاف کرنے کی پوری کوشش کی ہے تاہم اگر کوئی شارٹ فال نظر آئے تو
مرتب کرنے والا ذاتی طور پر ذمہ دار ہے۔

ہم ایسے مشکل کام کو مکمل کرنے کی کوشش میں غلطیوں اور کوتاہیوں کے امکان کو قبول کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہم نے لاشعوری طور پر ٹھوکر کھائی ہو اور غلطیوں کا ارتکاب کیا ہو جس کے لیے ہم اپنے قارئین سے درگزر اور معافی کے لیے دعا گو ہیں اور ہماری توجہ اس طرف مبذول کرائی جائے گی۔ ہم تھہ دل سے تعبیری تجاویز کی دعوت دیتے ہیں جو [پر دی جا سکتی ہیں](mailto:ShaykhPod.Books@gmail.com) - ShaykhPod.Books@gmail.com

تعارف

اسلام کی تمام تعلیمات میں مسلمانوں کو ان لوگوں کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے جو ان سے مختلف طریقوں سے جڑے ہوئے ہیں، مثلاً ایمان، خون اور قربت کے ذریعے۔ اس لیے یہ کتاب ان فرائض میں سے کچھ پر بحث کرے گی تاکہ مسلمان ان رشتہوں کو ان طریقوں سے برقرار رکھنے کی کوشش کر سکیں جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر سکیں، تاکہ وہ اعلیٰ کردار حاصل کر سکیں۔

جامع ترمذی نمبر 2003 میں موجود حدیث کے مطابق حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نصیحت فرمائی ہے کہ قیامت کے ترازو میں سب سے وزنی چیز حسن اخلاق ہوگی۔ یہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات میں سے ایک ہے جس کی تعریف اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی سورہ نمبر 68 القلم آیت نمبر 4 میں فرمائی ہے

”اور بے شک آپ بڑے اخلاق کے مالک ہیں۔“

لہذا تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اعلیٰ کردار کے حصول کے لیے قرآن پاک کی تعلیمات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات کو حاصل کریں اور اس پر عمل کریں۔

رشته داری جو باندھتے ہیں

رشته دار

لوگوں کا پہلا گروہ جن کے حقوق کو پورا کرنا ضروری ہے وہ ان کے رشته دار ہیں۔ رشته داری کو برقرار رکھنا اسلام کا ایک اہم پہلو ہے جسے اگر کوئی کامیابی چاہتا ہے تو اسے ترک نہیں کیا جا دیں جہانوں میں ایمان کی حقیقی نشانی یہ نہیں ہے کہ سارا دن مسجد میں اللہ تعالیٰ کی عبادت سکتا۔ میں گزارے بلکہ اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی اور مخلوق کے حقوق کی ادائیگی ہے۔ مخلوق کے سب سے اہم حقوق میں سے ایک رشته داری کو برقرار رکھنا ہے۔ کوئی شخص اسلامی لباس پہن کر تاریخ کے کو دھوکہ نہیں دے سکتا۔ جب کوئی مڑتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ تقوی کا دعوی کر سکتا ہے اور اسکے دلیل ہمیشہ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں نے رشته داریوں کو نہایا۔ یہاں تک کہ جب ان کے رشته داروں نے ان کے ساتھ بدسلوکی کی تب بھی انہوں نے مہربانی سے جواب دیا۔ باب 41 :فصیلات، آیت 34

اور اچھے اور بے کام برابر نہیں ہیں۔ برائی کو اس [عمل سے دفع کرو جو بہتر ہو۔ پھر جس کے "اور تمہارے درمیان دشمنی ہے وہ گویا ایک مخلص دوست ہو گا۔

صحیح مسلم نمبر 6525 میں موجود ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نصیحت فرمائی کہ جو شخص رشته داریوں کو برقرار رکھنے کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان کے لیے اس کی مدد کرتا ہے خواہ اس کے رشته دار مشکلات کا شکار ہوں۔

مومن مخلص اچھائی کا جواب اچھائی سے دینا کوئی خاص بات نہیں جبکہ برائی کا اچھا جواب دینا کوئی زیادہ تر معاملات میں، جب کی نشانی ہے۔ سابقہ رویہ جانوروں میں بھی دیکھا جاتا ہے۔ میں

کسی جانور کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے تو اس کے بدلے میں پیار واپس آتا ہے۔ صحیح بخاری برقرار رکھنے نمبر 5991 میں موجود ایک حدیث سے ثابت ہے کہ رشته داری کو صحیح معنوں میں حضور نبی اکرم صلی والا وہ ہے جو رشته داروں سے قطع تعلق کرتے ہوئے بھی رشته قائم رکھے۔ اکثر رشته داروں کی طرف سے لیکن اس نے بمیشہ اپنے اللہ علیہ والہ وسلم مسلسل دہشت زدہ تھے۔ ان کے ساتھ شفقت کا مظاہرہ کیا۔

یہ بات عام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قرب کے بغیر کوئی کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ لیکن صحیح بخاری نمبر 5987 میں موجود ایک حدیث میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر اعلان کیا ہے کہ جو شخص دنیاوی وجوہات کی بنا پر رشته داریاں توڑے گا اس سے وہ رشته توڑ دے گا۔ نہیں میں رکھو، عبادات کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کے جیسی فرض نماز یہ قطع نظر سچ ہے لیے کتنی جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کسی مسلمان سے رشته منقطع کر دے تو وہ اس کا قرب اور ابدی کامیابی کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟

لوگوں کو موقع دینے کے اس کے علاوہ، زیادہ تر معاملات میں اللہ تعالیٰ عذاب میں تاخیر کرتا ہے۔ توبہ کرنا لیکن دنیاوی وجوہات کی بنا پر رشته داری کو توڑنے کی سزا بہت جلد ملتی لیے گناہوں کا ہے۔ اس کی تصدیق سنن ابن ماجہ نمبر 4212 میں موجود حدیث سے بھئی ہے۔

بدقسمتی سے آج دنیا میں تعلقات منقطع کرنے کا رواج عام دیکھا جاتا ہے۔ لوگ چھوٹی موٹی دنیاوی وجوہات کی بنا پر رشته داریوں کو آسانی سے توڑ دیتے ہیں۔ وہ کسی بھی نقصان کو پہچاننے میں جو مادی دنیا میں ہوتا ہے وہ عارضی ہوتا ہے لیکن اگر اللہ تعالیٰ سے ان کا تعلق ناکام رہتے ہیں۔ منقطع ہو جائے تو دونوں چہانوں میں انہیں طویل مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا۔

جب کوئی اپنے پیشے کے ذریعے وجہ جو اسلامی معاشرے میں عام طور پر دیکھی جاتی ہے۔ کی اعلیٰ سماجی مقام تک پہنچ جاتا ہے۔ یہ انہیں اپنے رشته داروں کو ترک کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

جیسا کہ انہیں یقین ہے کہ وہ اب ان کے ساتھ بات چیت کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ اپنی دولت اور حیثیت سے ان کی محبت انہیں بے حیائی کے دروازے پر دھکیل دیتی ہے جو انہیں یقین دلاتی سماجی صرف ان سے ان کی دولت چھیننا چاہتے ہیں۔ ہے کہ ان کے رشتہ دار

قرآن کریم بتاتا ہے کہ ان بندھنوں کے بارے میں قیامت کے دن سوال کیا جائے گا۔ باب 4 النساء، آیت

1:

اور اس اللہ سے ڈرو جس کے ذریعے تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رحم سے۔ ہے شک اللہ تم ”
”پر ہمیشہ دیکھنے والا ہے۔

برقرار رکھے بغیر تقویٰ یہ آیت بھی واضح طور پر اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رشتہ داری کو وہ اسے زیادہ عبادت کے ذریعے حاصل کر سکتے ہیں۔ تو جو لوگ ایمان لائے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لیے اپنے رویے کو بدلنا چاہیے۔ اور روزے غلط ثابت ہوئے ہیں

اسلام مسلمانوں کو سکھاتا ہے کہ وہ اپنے رشتہ داروں کی ان معاملات میں مدد کر کے تمام رشتہ داریوں کو برقرار رکھیں جو جب اور جہاں بھی ممکن ہو اچھے ہوں۔ انہیں ایک تعمیری ذہنیت اختیار ایک تباہ معاشرے کے فائدے کی بجائے رشتہ داروں کو متحد کرتا ہے۔ جو کرنے کا حکم دیا گیا ہے سنن ابو داؤد نمبر 4919 میں موجود ایک کن ذہنیت جو صرف خاندانوں میں تقسیم کا باعث بنتی ہے۔ حدیث کے مطابق لوگوں میں تفرقہ ڈالنا تباہی کا باعث بنتا ہے۔

رشته توڑنے والوں پر قرآن پاک میں لعنت کی گئی ہے۔ باب 47 محمد، آیات 22-23

تو کیا تم اگر منہ موڑو گے تو زمین میں فساد برپا کرو گے اور اپنے تعلقات کو توڑ دو گے؟ [ایسا ”کرنے والے [وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے۔

دنیا میں یا آخرت میں اور اس کی رحمت سے محروم ہوں تو اللہ تعالیٰ کی لعنت میں گھرے ہوئے ہوں کوئی اپنی جائز خواہشات کیسے حاصل کر سکتا ہے؟

حکم نہیں دیتا اور نہ ہی یہ ان سے اپنے رشته داروں کی کفالت میں اپنی وسعت سے تجاوز کرنے کا یہ کہتا ہے کہ وہ اپنے رشته داروں کے لیے اللہ تعالیٰ کی حدود کو قربان کر دیں کیونکہ اگر اس کا خالق کی نافرمانی اس کی تصدیق سنن ابو داؤد نمبر 2625 مطلب ہے تو مخلوق کی اطاعت نہیں ہے۔ میں موجود ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ لہذا کبھی بھی اپنے رشته داروں کو برائیوں میں شامل نہیں کرنا کا اپنے رشته داروں کو نیکی کا حکم دیں اور ان ۔ چاہیے۔ اس صورت میں ایک مسلمان کو چاہیے باب 5 المائدة، آیت 2 احترام کرتے ہوئے انہیں برائی سے نرمی سے روکیں۔

”اور نیکی اور پرہیزگاری میں تعاون کرو لیکن گناہ اور زیادتی میں تعاون نہ کرو۔“

اللہ کی رضا کے حاصل کیا جاتا ہے۔ کے ذریعہ رشته داری کو برقرار رکھنے والے بے شمار فوائد لیے۔ مثال کے طور پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نصیحت فرمائی کہ جو بندہ جوڑتا ہے اس کے رزق میں اور ان کی زندگی میں اضافی فضل ہوتا ہے۔ اس کی تصدیق سنن ابو داؤد ہی کم کتنا نمبر 1693 میں موجود ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کا رزق خواہ اور جسم۔ زندگی میں فضل سکون ملے گا۔ کیوں نہ ہو ان کے لیے کافی ہو گا اور اس سے انہیں ذہنی کا مطلب ہے کہ وہ اپنے تمام دینی اور دنیاوی فرائض کو پورا کرنے کے لیے وقت نکالیں گے۔ یہ دو

مسلمان اپنی ساری زندگی اور مال حاصل کرنے کی کوشش میں صرف کرتے ہیں لیکن نعمتیں ہیں۔ بہت سے لوگ اس بات کو تسلیم کرنے میں ناکام رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو رکھا ہے۔ رشتہ داریوں کو برقرار رکھنے میں

کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو ہے رشتہ داریاں نبھانا اس قدر ضروری رشتہ داروں کے ساتھ بھی اس اہم فرض کو پورا کریں۔ اس کی تلقین کرنے اپنے غیر مسلم حکم دیا۔ والی ایک حدیث صحیح مسلم نمبر 2324 میں موجود ہے۔

شیطان کے پہنچے میں سے ایک یہ ہے کہ وہ رشتہ داروں اور معاشرے میں تفرقہ پیدا کرنا چاہتا ہے اور سماجی تقسیم۔ اس کا حتمی مقصد اسلام کو بھیثیت قوم کمزور جس سے خاندان ٹوٹ جاتے ہیں۔ کرنا ہے۔ بدقسمتی سے، کچھ لوگ رنجشوں کو پناہ دینے کے لیے بدنام بو گئے ہیں جو کئی دہائیوں اور نسل در نسل منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ ایک شخص دہائیوں تک کسی رشتہ دار تک جاری رہتے ہیں ان سے دوبارہ کبھی بات نہیں وہ کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا لیکن ایک غلطی اور دلیل کے بعد صحیح مسلم کرے گا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں تنبیہ فرمائی ہے۔ نمبر 6526 میں ہے کہ ایک مسلمان کے لیے کسی دنیاوی معاملے میں دوسرے مسلمان سے تین دن سے زیادہ تعلق منقطع رکھنا ناجائز ہے۔ اگر غیر رشتہ داروں سے رشتہ توڑنے کا یہ حکم ہے تو کیا صحیح بخاری نمبر رشتہ داروں سے رشتہ توڑنے کی سنگینی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے؟ یہ سوال میں اس کا جواب دیا گیا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان فرمایا ہے کہ 5984 جو شخص کسی رشتہ دار سے دنیوی وجوہات کی بناء پر تعلق توڑے گا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔

اس اہم موضوع پر بحث کرنے والی آیات و احادیث پر غور کرنا چاہیے اور یہ سمجھنا چاہیے کہ اگر اللہ عزیز کے گناہوں کے بعد بھی اپنے دروازے بند نہیں کرتا اور لوگوں کے ساتھ اپنے سور کا واسطہ نہیں رکھتا تو لوگ چھوٹی دنیا میں اپنے رشتہ داروں سے اتنی آسانی سے کیوں منہ موڑ لیتے ہیں۔ مسائل؟ اگر کوئی اللہ تعالیٰ سے ان کے تعلق کو برقرار رکھنا چاہتا ہے تو اسے تبدیل ہونا چاہیے۔

مسلمان

اگلے اہم رشتہوں کو جو تمام مسلمانوں کو برقرار رکھنا چاہیے وہ ہیں دوسرے مسلمانوں کے ساتھ تعلقات۔ یہ تمام مسلمانوں پر لاگو ہوتا ہے چاہیے وہ رشتہ دار ہوں یا نہ ہوں اور اگر وہ ایک دوسرے کو جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں۔ مسلمانوں کے بہت سے حقوق قرآن پاک اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں بیان ہوئے ہیں اور ہر مسلمان کو ان کو سیکھنے اور پورا کرنے کی کوشش حضور نبی کرنی چاہیے۔ مثال کے طور پر صحیح بخاری نمبر 1240 میں موجود ایک حدیث میں اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق درج کیے ہیں۔

اس سے بھی اہم بات یہ اول تو سلام کا جواب دینا ہے خواہ جواب دینا ان کی خوابش کے خلاف ہو۔ ہے کہ ایک مسلمان کو اپنی تقریر اور عمل کے ذریعے دوسروں کے ساتھ امن اور مہربانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے عملی طور پر امن کے اسلامی سلام کو پورا کرنا چاہیے۔ اسلامی سلام کا صحیح مفہوم یہی ہے۔

ایک مسلمان کو بیمار مسلمانوں کی عیادت کرنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ ان کی جسمانی اور نفسیاتی مدد کی جا سکے۔ تمام بیمار مسلمانوں کی عیادت کرنا مشکل ہوگا لیکن اگر ہر مسلمان کم از ہر قسم کی کم اپنے بیمار رشتہ داروں کی عیادت کرے تو بیماروں کی اکثریت کو یہ سہارا ملے گا۔ فضول اور گناہ والی باتوں اور کاموں سے پریبیز کرنا چاہیے جیسے کہ گپ شپ کرنا ورنہ مسلمان برکت کے بجائے گناہ ہی کمائے گا۔

ایک مسلمان جب ممکن ہو دوسرے مسلمانوں کے جنازے میں شرکت کرے کیونکہ ہر شریک میت کے لیے مغفرت کی دعا کرتا ہے۔ اس لیے جتنے زیادہ مسلمان حاضر ہوں گے اتنا بی بہتر ہے۔ جس طرح کوئی چابتا ہے کہ دوسرے ان کے جنازے میں شرکت کریں اور ان کے لیے دعا کریں وہ بھی دوسروں کے لیے ایسا کرے۔ اس خاص عمل میں ایک مسلمان کے لیے ایک اچھی یاد دہانی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ بھی آخر کار مرن گے۔ امید ہے کہ اس سے ان کے طرز عمل میں بہتری آئے گی تاکہ وہ

کے احکام کی تعمیل کرتے ہوئے، اس کی ممانعتوں سے احتساب کرتے ہوئے اور صبر کے ساتھ تقدیر کا سامنا کرتے ہوئے اپنی موت کے لیے بہتر طور پر تیاری کریں۔

مسلمانوں کو کہانے اور اجتماعی تقریبات کی دعوت اس زیر بحث اہم حدیث میں اگلی بات یہ ہے کہ وقت تک قبول کرنی چاہیے جب تک کہ کوئی غیر شرعی یا ناپسندیدہ کام نہ ہو، جو اس زمانے میں بہت کم ہے۔ غور طلب بات یہ ہے کہ بعض مسلمان ایسے سماجی پروگراموں میں شرکت کرتے ہیں جہاں غیر قانونی یا ناپسندیدہ چیزیں ہوتی ہیں اور اپنے اعمال کی تائید کے لیے اس حدیث کا حوالہ دیتے ہیں۔ کسی کو اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے آسمانی تعلیمات کی غلط تشریح نہیں کرنی یہ صریح گمراہی اور عذاب الہی کی دعوت ہے۔ کیونکہ چاہیے

آخر میں، اہم حدیث مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہوئے ختم ہوتی ہے کہ وہ مسلمان کے لیے دعا کریں کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے۔ جو چھینک آنے

حضرور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحیح بخاری نمبر 2714 میں موجود ایک حدیث میں ایک انتہائی اہم فرض کی طرف اشارہ کیا ہے جو کہ دوسرے مسلمانوں کو اچھی اور مخلصانہ نصیحت کرنا ہے۔

سب سے پہلے، یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ اچھی نصیحت سب کو پیش کی جانی چاہئے چاہے وہ کسی بھی مذہب سے ہوں۔ سنن نسائی نمبر 4204 میں موجود حدیث میں واضح طور پر اس کی نصیحت کی گئی ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ دوسروں کو اس طرح نصیحت کریں جس طرح وہ چاہتے ہیں کہ لوگ انہیں نصیحت کریں۔ کسی کو بھی اپنے جذبات کو اس فرض کی ادائیگی سے باز نہیں آنا چاہیے کیونکہ جو شخص جان بوجہ کر برا مشورہ دیتا ہے اسے لوگ غلط مشورہ دیتے ہیں۔ مخلصانہ نصیحت کرنا اس قدر ضروری ہے کہ جیسا کہ جامع ترمذی نمبر 1925 میں ایک حدیث میں مذکور ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں سے فرض کی ادائیگی کے ساتھ

ساتھ اس فرض کو ادا کرنے کا عہد لیتے تھے۔ نماز کے طور پر حقیقت یہ ہے کہ مخلصانہ طور پر دوسروں کو نصیحت کرنا ان واجبات کے ساتھ رکھا گیا ہے اس کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ لہذا کسی مسلمان کو اس حقیقت سے کبھی چشم پوشی نہیں کرنی چاہیے۔

ہر شخص خواہ کسی بھی عقیدے سے تعلق رکھتا ہو، ان چیزوں کو حاصل کرنا پسند کرتا ہے جو اسے فائدہ پہنچاتی ہیں اور نقصان دہ چیزوں سے محفوظ رکھتی ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جامع ترمذی نمبر 2515 میں موجود حدیث میں واضح طور پر اعلان فرمایا کہ کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ دوسرے مسلمانوں کے لیے وہی پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ دوسروں کو ان چیزوں کو حاصل کرنے کو یقینی بنانے کی کوشش کرتے ہوئے اپنے اعمال کے ذریعے ظاہر کیا جانا چاہئے جو ان کے لئے دستیاب کسی بھی ذریعہ سے وہ اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔ ایک مسلمان کو محض اپنے الفاظ سے یہ دعویٰ نہیں کرنا چاہیے۔

حق یہ ہے کہ ان کے لیے صدق دل سے دعا کریں۔ یہ ایک دوسرے پر رحم کرنے کا ایک پہلو دوسرا جس کا ذکر قرآن پاک میں آیا ہے۔ باب 48 الفتح، آیت 29

”...محمد اللہ کے رسول ہیں؛ اور جو اس کے ساتھ ہیں وہ آپس میں مہربان ہیں۔“

درحقیقت جب ایک مسلمان دوسرے کے لیے دعا کرتا ہے تو وہ خود اس سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ صحیح مسلم نمبر 6927 میں موجود ایک حدیث کے مطابق جب ایک مسلمان دوسرے مسلمانوں کے لیے چپکے سے دعا کرتا ہے تو فرشتہ ان کے لیے دعا کرتا ہے۔

دوسرے مسلمانوں سے وہ اپنے
لیے پسند اور نفرت کرتے ہیں۔ درحقیقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جامع ترمذی
نمبر 2515 میں موجود ایک حدیث میں صدق دل سے اس کو شرط قرار دیا ہے۔

ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کی حلال خوشی پر خوش ہونا چاہیے اور امید ہے کہ یہ ان کے لیے
قائم رہے گی۔ جب کسی دوسرے مسلمان کو کوئی مشکل پیش آتی ہے تو انہیں غمگین ہونا چاہیے اور
اس میں ان کی مدد کرنا چاہیے خواہ یہ ان کی طرف سے صرف دعا ہی کیوں نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ
حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحیح بخاری نمبر 6011 میں موجود ایک حدیث میں
نصیحت فرمائی کہ مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں۔ جسم کا کوئی حصہ بیمار ہو تو باقی جسم درد میں
شریک ہوتا ہے۔

ایک مسلمان کو اپنے قول و فعل سے کبھی بھی کسی دوسرے مسلمان یا غیر مسلم کو بلا جواز نقصان
نہیں پہنچانا چاہیے کیونکہ جامع ترمذی کی ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ایک مسلمان کی یہی تعریف فرمائی ہے۔ نمبر 2627۔ درحقیقت لوگوں کو کسی کے نقصان سے
محفوظ رکھنا ایک صدقہ ہے جو انسان اپنے لیے کرتا ہے۔ صحیح مسلم نمبر 250 میں موجود ایک
حدیث میں اس کی نصیحت کی گئی ہے۔ یہ اپنے آپ پر صدقہ ہے کیونکہ یہ انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب
سے بچاتا ہے۔

دوسرے مسلمانوں کے حقوق میں ان کے راستے کی رکاوٹوں کو بٹانا بھی شامل ہے۔ اس میں جسمانی
رکاوٹوں کے ساتھ ساتھ علامتی رکاوٹیں بھی شامل ہیں جو انہیں نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ درحقیقت
صحیح مسلم نمبر 6670 میں موجود ایک حدیث میں بتایا گیا ہے کہ ایک شخص کو اس درخت کو
بٹانے پر جنت دی جائے گی جو ساتھی مسلمانوں کے راستے میں رکاوٹ تھا۔

یہ ایک مسلمان کا حق ہے کہ دوسرے مسلمان جب ان پر کسی بھی قسم کی ضرورت پڑنے پر ان کی مدد کریں، جیسے کہ مالی مدد، اور ان مسلمانوں کی مدد کریں جو ظلم کرتے ہیں، انہیں اس روئے کے نتائج سے آگاہ کرتے ہوئے ان کی مدد کریں۔ اس کی تصدیق صحیح بخاری نمبر 6952 میں موجود ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ غور کرنا ضروری ہے کہ مشورہ صرف اسی صورت میں دیا جائے جب مشورہ دینے والا ظالم کے نقصان سے محفوظ ہو۔

ایک مسلمان کو اجازت نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے مسلمان سے کسی دنیوی وجہ سے تین دن سے زیادہ تعلق منقطع رکھے۔ یہ بات بہت سی احادیث میں واضح ہو چکی ہے جیسے کہ جامع ترمذی نمبر 1932 میں موجود ہے۔ دوسرے مسلمان سے اس طرح منہ پھیرنا اتنا سنگین مسئلہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بار تنبیہ فرمائی۔ سنن ابن ماجہ نمبر 1740 میں موجود ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر پیر اور جمعرات کو تمام مسلمانوں کو بخش دیتا ہے سوائے ان کے جنہوں نے کسی دوسرے مسلمان کو چھوڑ دیا ہو پہاں تک کہ وہ صلح کر لیں۔

دوسرा حق یہ ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمانوں کے ساتھ تکر سے پیش نہ آئے۔ اس کے بجائے، انہیں عاجزی کا مظاہرہ کرنا چاہئے جو معاشرے میں بمیشہ پیار اور محبت کے پھیلاؤ کا باعث بنتا ہے۔ سنن ابو داؤد نمبر 4895 میں ایک حدیث میں اس کی تلقین کی گئی ہے۔ اس کے برعکس تکر اور غرور صرف معاشرتی رکاوٹوں اور معاشروں کی علیحدگی کا باعث بنتے ہیں۔ اگر کسی مسلمان کے ساتھ تکر کا برتاو کیا جائے تو انہیں اس طرح جواب نہیں دینا چاہئے بلکہ صبر اور درگزر سے کام لینا چاہئے۔

درحقیقت دوسروں کے لیے ان کی سماجی حیثیت سے قطع نظر انکساری آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے۔ جیسا کہ سنن نسائی نمبر 1415 میں موجود حدیث میں آتا ہے کہ آپ غریبوں اور مسکینوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے ان کے ساتھ چانے کو کبھی ناپسند نہیں کرتے تھے۔

ایک مسلمان کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ دوسرے مسلمانوں کے بارے میں افواہوں یا گپ شپ پر کبھی بھی توجہ نہ دے کیونکہ اکثر صورتوں میں وہ یا تو مکمل طور پر جھوٹی ہوتی ہیں یا اس میں چند حقائق کو افسانے کے ساتھ ملا جاتا ہے۔ بہت سے معاملات میں، کسی کی بری خواہشات کی تکمیل کے لیے سچائی کو بھی سیاق و سباق سے بٹ کر توڑ مروڑ دیا گیا ہے۔ ایک مسلمان کو چاہیے کہ کہی گئی باتوں کو نظر انداز کرے اور گپ شپ کرنے والے کو سچے دل سے توبہ کرنے کی تلقین کرے۔ انہیں کبھی بھی دوسروں سے گپ شپ نہیں دہرانی چاہئے اور نہ بھی دوسروں سے گپ شپ کا ذکر کرنا چاہئے۔ اس کو چھپا کر انہیں امید رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کے عیوب کو دونوں جہانوں میں چھپائے گا۔ جامع ترمذی نمبر 1930 میں موجود حدیث میں اس کی تلقین کی گئی ہے۔

اس کے علاوہ، ایک مسلمان کو کبھی بھی دوسرے مسلمانوں کی غیبت یا غیبت نہیں کرنی چاہیے کیونکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ درحقیقت صحیح مسلم نمبر 290 میں موجود ایک حدیث میں متتبہ کیا گیا ہے کہ کہنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے وسائل میں رہتے ہوئے دوسرے مسلمانوں کی کسی بھی مصیبت میں مدد کرے۔ سنن ابن ماجہ نمبر 225 میں ایک حدیث سے ثابت ہے کہ جو بھی ایسا کرے گا قیامت کے دن اس کی سختی سے نجات ملے گی۔ اسی حدیث میں نصیحت ہے کہ جو شخص کسی دوسرے مسلمان کا مالی بوجہ ہلکا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے دونوں جہانوں میں راحت عطا فرمائے گا۔ لہذا مسلمانوں کو ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے جو ان کے مقروض ہیں۔

ایک مسلمان کا دوسرے مسلمانوں پر ایک اور حق ہے کہ اگر کوئی مسلمان دوسرے مسلمان پر ظلم کرے اور پھر ان سے معافی مانگے تو مظلوم کو اللہ تعالیٰ کے لیے معاف کر دینا چاہیے۔ اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کے شکار کو معاف کر دے گا۔ باب 24 النور، آیت 22

اور وہ معاف کر دیں اور نظر انداز کر دیں۔ کیا تم یہ پسند نہیں کرو گے کہ اللہ تمہیں معاف کر ..."
"دے؟"

درحقیقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحیح مسلم نمبر 6592 میں موجود ایک حدیث میں یہ نصیحت فرمائی ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے دوسروں کو معاف کرے گا اسے زیادہ عزت نصیب ہوگی۔

اس کے علاوہ ایک مسلمان کو دوسرے مسلمانوں کے ساتھ ان کی حیثیت کے مطابق سلوک کرنا چاہیے جس کی نصیحت جامع ترمذی نمبر 1921 کی حدیث میں آئی ہے۔ یہ حدیث متتبہ کرتی ہے کہ جو لوگ اس طرح کا برناو نہیں کرتے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے سے تعلق نہیں رکھتے۔ درحقیقت امام بخاری رحمة اللہ علیہ کی ادب المفرد نمبر 357 میں ایک حدیث یہ نصیحت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم کا ایک حصہ بزرگوں کا احترام کرنا ہے۔ تمام لوگ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا حصہ ہیں، لہذا اسلام کی تعلیمات کے مطابق ان کا احترام کرنا درحقیقت خالق یعنی اللہ تعالیٰ کا احترام کرنا ہے۔

اسلام مسلمانوں کو سکھاتا ہے کہ وہ جو دیں گے وہی ملے گا۔ جامع ترمذی نمبر 2022 میں موجود ایک حدیث کے مطابق جب کوئی نوجوان کسی بوڑھے کی اس کی عمر کی وجہ سے تعظیم و تکریم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی بزرگی کے لیے کسی کو مقرر کرے گا۔

ایک مسلمان کا دوسرے مسلمانوں کا دوسرا حق یہ ہے کہ جب تک گناہوں سے اجتناب کیا جائے ان کے ساتھ خوش دلی سے پیش آئے۔ درحقیقت کسی دوسرے مسلمان کو تسلی دینے کے لیے مسکرانا صدقہ ہے۔ اس کی تصدیق جامع ترمذی نمبر 1956 میں موجود حدیث سے ہوئی ہے۔

بو اسے جامع ترمذی نمبر 2488 میں ایک حدیث میں جہنم کی آگ سے حفاظت کی بشارت دی گئی ہے۔ دوسرے یہ اس قدر اہم ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحیح بخاری نمبر 7512 میں موجود ایک حدیث میں نصیحت فرمائی ہے کہ یہ وہ عمل ہے جو جہنم کی آگ سے بچاتا ہے۔ درحقیقت اس پر عمل کرنے والے کو جامع ترمذی نمبر 1984 کی حدیث میں جنت میں ایک خوبصورت کوٹھی کا وعدہ کیا گیا ہے۔

مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ دوسرے مسلمانوں کے درمیان مسائل کو اپنی استطاعت کے مطابق حل کریں۔ درحقیقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جامع ترمذی نمبر 2509 میں موجود ایک حدیث میں نصیحت فرمائی کہ ایسا کرنا نفلی نماز، روزہ یا صدقہ سے افضل ہے۔

ایک مسلمان کا دوسرے مسلمانوں پر دوسرا حق یہ ہے کہ اپنے عیب کو چھپائے۔ جامع ترمذی نمبر 1930 میں ایک حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مسلمان کے عیبوں پر پرده ڈال دے گا جو اللہ تعالیٰ کے لیے دوسروں کے عیب چھپاتا ہے۔ سنن ابن ماجہ نمبر 2546 میں موجود ایک حدیث میں تنبیہ کی گئی ہے کہ جو شخص دوسروں کے عیبوں کو ظاہر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایک مسلمان دوسروں کے گناہوں کو نظر انداز کرے۔ لیکن اس کا مطلب ہے کہ انہیں نرمی سے اور نجی طور پر گنہگار کو خلوص دل سے توبہ کرنے اور دوسروں کے سامنے اپنے گناہ کا ذکر نہ کرنے کی تلقین کرنی چاہیے۔ بہاں تک کہ اگر کوئی مسلمان دوسروں کو ایسا گناہ نہ کرنے کی تعلیم دینا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرے اور لوگوں کا نام لیے بغیر دوسروں کو نصیحت کرے۔ اس کی ایک مثال صحیح بخاری نمبر 6979 میں موجود حدیث میں درج ہے، اس لیے ایک مسلمان کو چاہیے کہ دوسروں کے عیبوں کی پرده پوشی کریں جس طرح اللہ تعالیٰ ان کے عیب اور دوسروں کی غلطیوں پر پرده ڈالتا ہے۔

ایک مسلمان کو ہمیشہ ایسے حالات سے بچنا چاہیے جس سے دوسرے مسلمانوں کے ذہن میں شکوک و شبہات پیدا ہوں۔ یہ ان کو ان گناہوں سے بچانے کے لیے ہے جن کا ارتکاب دوسرے مشتبہ ہیں

جیسے غیبت اور غیبت۔ اس تحفظ کو دوسرے مسلمانوں تک پہنچانا ان کے لیے بھلائی کا ایک حصہ ہے جس طرح کوئی اپنے لیے بھلائی کو پسند کرتا ہے۔ صحیح بخاری نمبر 3101 میں موجود حدیث میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ رات کے وقت اپنی بیوی سے ملے۔ اسی وقت دو صحابہ رضی اللہ عنہ تیزی سے چل پڑے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بلایا اور بتایا کہ وہ اپنی بیوی سے مل رہے ہیں نہ کہ کوئی اجنبی عورت۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے واضح کیا کہ ان کے ذمہ میں غلط خیال بھی نہیں آتا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام مسلمانوں کو یہ تعلیم دینے کے لیے صرف اس انداز میں جواب دیا کہ کسی بھی ایسی سرگرمی کو واضح کرنا چاہیے جو دوسرے مسلمانوں کے افکار کی حفاظت کے لیے مشکوک نظر آئے۔

اس کا تعلق ایک اور نیک صفت سے ہے۔ یہ تب ہوتا ہے جب کوئی ایسے کاموں سے اجتناب کرتا ہے جو حلال ہیں تاکہ دوسرے مسلمانوں کو برا نہ لگے۔ مثال کے طور پر، ایک شوہر دوسرے مسلمانوں جیسے کہ اس کی بہن کے سامنے اپنی بیوی سے محبت کا اظہار نہیں کرتا۔ اگرچہ یہ مکمل طور پر حلال ہے لیکن اپنی بہن کے سامنے ایسا کرنے سے اسے برا لگے خصوصاً اگر اس کا شوہر اس کے ساتھ ایسی حرکت نہ کرے۔ یہ اعلیٰ درجہ کا اعلیٰ کردار ہے جو واجب نہیں بلکہ بہت بڑی فضیلت ہے۔

مسلمانوں کا دوسرے مسلمانوں پر ایک اور حق یہ ہے کہ ان کا استقبال اسلامی سلام کے ساتھ کیا جائے۔ اس میں وہ مسلمان شامل ہوں جو ایک جانتا ہے اور جو مسلمان نہیں جانتا۔ بہت سی احادیث میں اس نیک عمل کی اہمیت اور فضیلت بیان کی گئی ہے۔ مثال کے طور پر، سنن ابن ماجہ، نمبر 68 میں ایک حدیث پائی جاتی ہے، جو دوسرے مسلمانوں کو سلامتی کے پیغام کو جنت میں داخل ہونے سے جوڑتی ہے۔ باب 4 النساء آیت 86

"اور جب تمہیں سلام کیا جائے تو اس سے بہتر سلام دو یا [کم از کم [اسے [اسی طرح [واپس کرو۔"

جامع ترمذی نمبر 2706 میں موجود ایک حدیث میں یہ نصیحت ہے کہ ایک مسلمان جب دوسرے مسلمان سے ملے اور جب وہ اسے چھوڑے تو سلام کہے۔

یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ سلام کا اسلامی سلام اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ایک مسلمان کو کسی مسلمان کا نہ صرف پرامن الفاظ میں استقبال کرنا چاہئے بلکہ ہر گفتگو کے دوران اچھے الفاظ کو برقرار رکھنا چاہئے۔ اس کے علاوہ امن کے اس پھیلاؤ کو صرف الفاظ سے نہیں بلکہ ایک مسلمان کے عمل کے ذریعے ذکھایا جانا چاہیے۔ یہ دوسروں تک اسلامی سلام کا پیغام پہنچانے کا صحیح مفہوم ہے۔

سے مصافحہ کرتے ہوئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی روایت پر عمل کرنا چاہیے۔ درحقیقت جو مسلمان ایسا کرتے ہیں اور گفتگو کے دوران گنابوں سے اجتناب کرتے ہیں ان کے صغیرہ گنابوں کو الگ ہونے سے پہلے معاف کر دیا جاتا ہے۔ اس کی تصدیق سنن ابو داؤد نمبر میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔ 5212

تمام مسلمانوں پر یہ فرض ہے کہ وہ دوسرے مسلمانوں کے حقوق کا حتی الامکان دفاع کریں، بغیر کسی گناہ کے یا خود کو نقصان پہنچائیے۔ مثال کے طور پر انہیں دوسرے مسلمانوں کی عزت کی حفاظت کرنی چاہیے جو اکثر ان کی پیٹھ پیچھے غیبت اور غیبت کی صورت میں پامال ہوتے ہیں۔ درحقیقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جامع ترمذی نمبر 1931 میں موجود ایک حدیث میں نصیحت فرمائی ہے کہ جو شخص کسی دوسرے مسلمان کی عزت کی حفاظت کرے گا وہ قیامت کے دن جہنم کی آگ سے محفوظ رہے گا۔

اگر کوئی دوسرا مسلمان برعے اخلاق کا مظاہرہ کرتا ہے تو دوسرے مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس کے ساتھ حسن سلوک کریں۔ اس کے علاوہ، انہیں ذاتی طور پر مشورہ دینا چاہیے کہ وہ اپنے کردار کو بہتر سے بنائیں۔ عوام میں ایسا کرنا ان کی شرمندگی کا باعث بن سکتا ہے اور یہ ایک مسلمان

کا فرض ہے کہ وہ دوسرے مسلمانوں کو شرمندہ نہ کرے۔ اس کے علاوہ، شرمندہ ہونے والا شخص زیادہ غصے میں آجائے گا اور اس لیے وہ اس اچھی نصیحت کو قبول کرنے کا امکان کم ہے جو انہیں دیا گیا ہے۔

ضرورت مند

اگلے رشتہوں میں تمام مسلمانوں کو ضرورت مندوں یا سماجی طور پر کمزور سمجھے جانے والے ان کی بر ممکن یتیموں اور بیواؤں کے حقوق کو برقرار رکھنا اور پورا کرنا چاہیے۔ مسلمانوں کو حمایت کرنی چاہیے۔

اس اعانت کا ایک پہلو واجب صدقہ کا صدقہ کرنا ہے اگر یہ ان پر واجب ہے۔ ایک مسلمان کو یہ یقینی بنانا چاہیے کہ وہ کسی معتبر اور قابل اعتماد تنظیم یا خیراتی ادارے کے ذریعے عطا ہے۔

بہت سی آیات اور احادیث رضاکارانہ صدقہ دینے کی اہمیت پر بحث کرتی ہیں جیسے کہ صحیح مسلم، نمبر 1671 میں موجود حدیث۔ یہ مشورہ دیتی ہے کہ صدقہ بر مسلمان سے بر روز واجب ہے۔ اسی حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اس صدقہ میں صرف مال کا عطا ہے بلکہ دیگر نیک اعمال بھی شامل ہیں۔

بہت سی احادیث میں یتیموں اور بیواؤں کی کفالت کے فضائل بیان ہوئے ہیں۔ مثال کے طور پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ صحیح بخاری نمبر 6005 کی ایک حدیث میں نصیحت فرمائی کہ جو شخص کسی یتیم کی کفالت کرے گا وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے گا۔ جنت میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنن ابن ماجہ کی حدیث نمبر 3679 میں اس گھر کو بہترین گھر قرار دیا ہے جس میں یتیم کا خیال رکھا جاتا ہے۔

بیواؤں کے بارے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جامع ترمذی نمبر 1969 کی ایک حدیث میں یہ نصیحت فرمائی کہ بیوہ کی کفالت کرنے والے کو ایک مسلمان سپاہی کے برابر اجر دیا جائے گا۔ ہر دن روزہ رکھتا ہے اور ساری رات عبادت کرتا ہے۔

پڑوسی

اگلے رشتؤں میں تمام مسلمانوں کو اپنے پڑوسیوں کے حقوق کو برقرار رکھنا اور پورا کرنا چاہیے۔

صحیح بخاری نمبر 6014 میں موجود ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نصیحت فرمائی کہ پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کی اس حد تک ترغیب دی گئی کہ آپ کے خیال میں پڑوسی ہر مسلمان کا وارث بن جائے گا۔

سے اکثر غفلت برتی جاتی ہے حالانکہ پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک فرض اس کے بدقسمتی سے کرنا اسلام کا ایک اہم پہلو ہے۔ سب سے پہلے یہ جانتا ضروری ہے کہ اسلام میں کسی شخص کے ہر سمت ایک مسلمان کے پڑوسی میں وہ تمام لوگ شامل ہیں جو چالیس گھروں کے اندر رہتے ہیں۔ گھر کی طرف۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث المفرد نمبر 109 میں اس کی تصدیق ہوتی ہے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بار اللہ تعالیٰ صحیح مسلم کی حدیث نمبر 174 میں پر ایمان اور یوم آخرت کو پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک سے جوڑ دیا ہے۔ صرف یہی حدیث پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کی سنگینی کی نشاندہی کرنے کے لیے کافی ہے۔ امام بخاری رحمۃ جس عورت نے کہ اللہ علیہ کے ادب المفرد نمبر 119 میں موجود ایک حدیث میں متنبہ کیا گیا ہے اپنے فرض کو پورا کیا اور بہت زیادہ نفلی عبادت کی وہ جہنم میں جائے گی کیونکہ اس نے اپنی تقریر کے ذریعے اپنے پڑوسیوں سے برا سلوک کیا۔ اگر اپنے پڑوسی کو الفاظ کے ذریعے نقصان پہنچانے والے کا یہ حال ہے تو کیا کوئی اپنے پڑوسی کو جسمانی طور پر نقصان پہنچانے کی سنگینی کا اندازہ لگا سکتا ہے؟

در حقیقت ایک مسلمان کو ایسے مسلمان کو اپنے پڑوں کے ساتھ بدلسوکی پر صبر کرنا چاہیے۔ معاملات میں ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے۔ نیکی کا بدلہ اچھائی سے مشکل نہیں ہے۔ اچھا بدلہ بھلائی سے دیتا ہے۔ ایک مسلمان کو اپنے پڑوں کی وہ ہے جو اس کے نقصان کا پڑوں جائیداد کی نجی جگہ کا احترام کرنا چاہئے لیکن ساتھ ہی انہیں سلام کرنا چاہئے اور زیادہ دخل اندازی کے بغیر انہیں مدد کی پیشکش کرنی چاہئے۔ کسی شخص کے لیے جو بھی ذریعہ دستیاب ہو، جیسے کہ مالی یا جذباتی مدد سے ان کی مدد کی جانی چاہیے۔

- جو دوسروں کے عیب چھپاتا ہے اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ اپنے پڑوں کے عیب چھپانے چاہئیں مسلمان ان کے عیبوں کو چھپاتا ہے۔ اور جو دوسروں کے عیبوں کو ظاہر کرتا ہے، اللہ تعالیٰ ان کے عیبوں کو ظاہر کرے گا اور انہیں کھلہ رسووا کرے گا۔ اس کی تصدیق سنن ابو داؤد نمبر 4880 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔

نتیجہ

اس کتاب میں بہت سے ایسے حقوق پر بحث کی گئی ہے جو مسلمانوں کے دوسرے گروہوں پر واجب ہیں۔ اس لیے مسلمانوں کے لیے ان تعلیمات پر عمل کرنا بہت ضروری ہے کیونکہ ان کے بغیر کسی مسلمان کا ایمان کبھی مکمل نہیں ہو سکتا۔ اس لحاظ سے ایمان دو حصوں پر مشتمل ہو سکتا ہے۔ پہلا حق اللہ تعالیٰ کا پورا کرنا ہے۔ دوسرا نصف عوام کے حقوق کی تکمیل ہے۔ لہذا مسلمان کا ایمان اسی وقت مکمل ہو گا جب وہ دونوں حصے پورے کر لیں۔

اچھے کردار پر 400 سے زیادہ مفت ای بکس

400 سے زیادہ مفت ای بکس: <https://shaykhpod.com/books/>
کے لیے بیک اپ سائٹ eBooks/AudioBooks: <https://archive.org/details/@shaykhpod>

شیخ پوڈ ای بکس کے براہ راست پی ڈی ایف لنکس:
<https://spebooks1.files.wordpress.com/2024/05/shaykhpod-books-direct-pdf-links-v2.pdf>

<https://archive.org/download/shaykh-pod-books-direct-pdf-links/ShaykhPod%20Books%20Direct%20PDF%20Links%20V2.pdf>

دیگر شیخ پوڈ میڈیا

آڈیو بکس: <https://shaykhpod.com/books/#audio>
روزانہ بلاگز: <https://shaykhpod.com/blogs/>
تصویریں: <https://shaykhpod.com/pics/>
جنرل پوڈکاست: <https://shaykhpod.com/general-podcasts/>
PodWoman: <https://shaykhpod.com/podwoman/>
PodKid: <https://shaykhpod.com/podkid/>
اردو پوڈکاست: <https://shaykhpod.com/urdu-podcasts/>
لائیو پوڈکاست: <https://shaykhpod.com/live/>

ڈیلی بلاگز، ای بکس، تصویریں اور پوڈکاستوں کے لیے گمنام طور پر واٹس ایپ چینل کو فالو کریں
<https://whatsapp.com/channel/0029VaDDhdwJ93wYa8dgJY1t>

ای میل کے ذریعے روزانہ بلاگز اور اپ ڈیٹس حاصل کرنے کے لیے سبسکرائیب کریں
<http://shaykhpod.com/subscribe>

